احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

بدھ 10- جنوری 2001ء

روزنامہ

CPL 61

# الفضل

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

PH: 0092 4524 213029

بدھ 10- جنوری 2001ء 14 شوال 1421 ہجری- 10- صلح 1380 ہش جلد 51-86 نمبر 9

## آگ سے بچو

حضرت عدی بن حاتمؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا- دوزخ کی آگ سے بچو خواہ آدھی کھجور خدا کی راہ میں صدقہ دینے کی استطاعت ہو-

(صحیح بخاری کتاب الزکوٰۃ باب اتقواالنار)

# ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

یہ ظاہر ہے کہ تم دو چیز سے محبت نہیں کر سکتے اور تمہارے لئے ممکن نہیں کہ مال سے بھی محبت کرو اور خدا سے بھی۔ صرف ایک سے محبت کر سکتے ہو۔ پس خوش قسمت وہ شخص ہے کہ خدا سے محبت کرے۔ اور اگر کوئی تم میں سے خدا سے محبت کر کے اس کی راہ میں مال خرچ کرے گا تو میں یقین رکھتا ہوں کہ اس کے مال میں بھی دوسروں کی نسبت زیادہ برکت دی جائے گی۔ کیونکہ مال خود بخود نہیں آتا بلکہ خدا کے ارادہ سے آتا ہے۔ پس جو شخص خدا کے لئے بعض حصہ مال کا چھوڑتا ہے وہ ضرور اسے پائے گا۔ لیکن جو شخص مال سے محبت کر کے خدا کی راہ میں وہ خدمت بجا نہیں لاتا جو بجا لانی چاہیئے تو وہ ضرور اس مال کو کھوئے گا۔ یہ مت خیال کرو کہ مال تمہاری کوشش سے آتا ہے بلکہ خدا تعالیٰ کی طرف سے آتا ہے۔ اور یہ مت خیال کرو کہ تم کوئی حصہ مال کا دے کر یا کسی اور رنگ سے کوئی خدمت بجا لا کر خدا تعالیٰ اور اس کے فرستادہ پر کچھ احسان کرتے ہو' بلکہ یہ اس کا احسان ہے کہ تمہیں اس خدمت کے لئے بلاتا ہے اور میں سچ سچ کہتا ہوں کہ اگر تم سب کے سب مجھے چھوڑ دو اور خدمت اور امداد سے پہلو تہی کرو تو وہ ایک قوم پیدا کر دے گا کہ اس کی خدمت بجا لائے گی۔ تم یقیناً سمجھو کہ یہ کام آسمان سے ہے اور تمہاری خدمت صرف تمہاری بھلائی کے لئے ہے۔ پس ایسا نہ ہو کہ تم دل میں تکبر کرو اور یا یہ خیال کرو کہ ہم خدمت مالی یا کسی قسم کی خدمت کرتے ہیں۔ میں بار بار تمہیں کہتا ہوں کہ خدا تمہاری خدمتوں کا ذرا محتاج نہیں۔ ہاں تم پر یہ اس کا فضل ہے کہ تم کو خدمت کا موقعہ دیتا ہے۔

(مجموعہ اشتہارات جلد 3- ص 498-497)

## چندہ وقف جدید کے وعدہ جات کے سلسلہ میں چند ضروری گزارشات

○ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے وقف جدید کا نیا مالی سال یکم جنوری 2001ء سے شروع ہو گیا ہے جس کا اعلان ہمارے پیارے امام حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے خطبہ جمعہ (فرمودہ 5 جنوری 2001ء) بمقام بیت الفضل لندن ارشاد فرما چکے ہیں۔

اللہ تعالیٰ وقف جدید کا یہ نیا مالی سال عالمگیر جماعت احمدیہ کے لئے پہلے سے بھی بڑھ کر برکتوں اور خوشیوں کا موجب بنائے۔ آمین

وقف جدید کے نئے سال کے وعدہ جات لیتے وقت منتظمین سے درج ذیل امور کو پیش نظر رکھنے کی درخواست ہے۔

1- جماعت کے تمام افراد سے وعدے لیئے جائیں اور کوئی ایک فرد بھی شمولیت سے محروم نہ رہے۔

2- احباب جماعت سے مل کر اللہ کی دی ہوئی استطاعت کے مطابق وعدے لئے جائیں۔

3- صف اول اور صف دوم کے مجاہدین کی تعداد میں اضافہ کی طرف خصوصی توجہ فرمائی جائے۔

4- دفتر اطفال میں ننھی مجاہدات اور ننھے مجاہدین کی تعداد میں بھی اضافہ کے لئے بھرپور کوشش فرمائی جائے۔

5- کوشش فرمائیں وعدہ جات کا کام 31 جنوری 2001ء تک مکمل ہو جائے (ناظم وقف جدید)

## ضروری اطلاع

احباب کی اطلاع کے لئے عرض ہے کہ محترم مولانا عطاء اللہ کلیم صاحب کی نماز جنازہ 10 جنوری بروز بدھ بیت المبارک میں بعد نماز عصر ادا کی جائے گی۔ نماز عصر 3-45 پر ہوتی ہے۔ احباب سے جنازہ اور تدفین میں کثرت سے شرکت کی درخواست ہے۔

## خدا کی راہ میں تقویٰ شعار خرچ کرنے والوں کی ضرورت ہے

(حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے جو بخاری کتاب الزکوٰۃ سے لی گئی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا ہر صبح دو فرشتے اترتے ہیں۔ ان میں سے ایک کہتا ہے اے اللہ خرچ کرنے والے سخی کو اور دے۔ اب یہ تو مراد نہیں ہے کہ ہر خرچ کرنے والے کے لئے فرشتے دعائیں کرتے ہیں۔ مراد وہی لوگ ہیں جن کا میں ذکر کر چکا ہوں کہ جن کو خدا کی راہ میں خرچ کرنا چاہئے اور دل کھول کر خرچ کرتے ہیں۔ ایک کہتا ہے اے اللہ خرچ کرنے والے سخی کو اور دے اور اس کے نقش قدم پر چلنے والے اور پیدا کر۔ ظاہر ہے کہ یہاں تک صرف نیک لوگ مراد ہیں اور یہ بھی ظاہر ہے کہ ایسے نیک لوگوں کی مثال پر آہستہ آہستہ خدمت کرنے والے پیدا ہوتے رہتے ہیں اور جو پیدا ہوتے ہیں ان کے متعلق الٰہی تقدیر ہے اور اس کے فرشتے مامور ہیں کہ ان کے لئے دعائیں کریں اور ان جیسے خدمت گار اور پیدا کرنے کے سامان پیدا کریں۔ اور یہ بات میرے وسیع تجربے میں ہے۔ ہمیشہ خدمت دین کی خاطر دل کھولنے والوں کے ساتھ ویسے ہی لوگ اور پیدا ہوتے رہتے ہیں جو نہ صرف اموال خرچ کرنے میں تردد نہیں کرتے بلکہ وقت خرچ کرنے میں تردد نہیں کرتے۔ انہی کی طرح نیک

باقی صفحہ 8 پر

رپورٹ:- ناصر پاشا صاحب

# جماعت احمدیہ برطانیہ کے زیر انتظام مدرسہ حفظ القرآن کا قیام

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے جماعت احمدیہ برطانیہ کے زیر انتظام ایک مدرسہ حفظ القرآن کا باقاعدہ آغاز 2/ ستمبر 2000ء سے ہو چکا ہے۔ اس مدرسہ کا قیام سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشاد (فرمودہ 7/ مئی 2000ء) کے تحت عمل میں لایا گیا ہے۔ اس مدرسہ میں قرآن کریم حفظ کروانے کے لئے جو طریق کار اختیار کیا گیا ہے اسے Distance Learning کہا جاتا ہے۔ اس پروگرام میں اب تک برطانیہ کی مختلف جماعتوں سے تین بچیوں سمیت کل سولہ بچے شامل ہو چکے ہیں۔

مدرسہ حفظ القرآن کے افتتاح کی تقریب کا آغاز 2/ ستمبر 2000ء کی صبح گیارہ بجے بیت الفتوح مورڈن میں مکرم و محترم ڈاکٹر افتخار احمد ایاز صاحب امیر جماعت احمدیہ برطانیہ کی زیر صدارت تلاوت قرآن کریم سے ہوا۔ تلاوت قرآن کریم اور نظم کے بعد مکرم خلیل الرحمٰن ملک صاحب سیکرٹری تعلیم جماعت احمدیہ برطانیہ نے اس مدرسہ کے قیام کی ضرورت بیان کرتے ہوئے اس کے طریقہ کار پر روشنی ڈالی۔ جس کے بعد مکرم محترم امیر صاحب نے اپنے موثر خطاب میں بتایا کہ آج اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ برطانیہ کی تاریخ میں ایک اہم باب کا آغاز ہو رہا ہے۔ آپ نے احادیث نبوی ﷺ اور حضرت مسیح موعود(-) کے ملفوظات کے حوالہ سے حفظ قرآن کریم. اور خوش الحانی سے تلاوت قرآن کی اہمیت کو اجاگر کیا اور فرمایا کہ اس تحریک میں حصہ لینے والے بچے ہماری طرف سے بہت حوصلہ افزائی اور توجہ کے مستحق ہیں جنہوں نے اس مقدس کام کے لئے اپنے آپ کو پیش کیا۔ آپ نے دعا کی کہ اللہ تعالیٰ ان بچوں کے ذہنوں کو روشن کرے اور انہیں بانداز احسن یہ کام کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

اجلاس کے آخر میں مکرم حافظ فضل ربی صاحب انچارج مدرسہ حفظ القرآن نے تفصیل سے والدین اور بچوں کو اس پروگرام کی جزئیات سے آگاہ کیا اور ہر بچے کو دیئے جانے والے فولڈر کے بارہ میں سمجھایا۔ والدین اور بچوں کی راہنمائی کے لئے خاص طور پر تیار کئے جانے والے اس فولڈر میں حفظ قرآن کریم کا طریق اور اس کی دہرائی, ہفتہ وار جائزہ اور ماہانہ کلاس کے بارہ میں تفصیلی ہدایات بیان کی گئی ہیں۔

پھر نماز ظہر اور دوپہر کے کھانے کے بعد تمام بچوں نے ایک آزمائشی حفظ کلاس میں شرکت کی۔ اس کلاس میں بیس منٹ کے اندر مقررہ طریق کار کو اختیار کرتے ہوئے سورۃ الشمس کی ابتدائی پانچ آیات یاد کرنا تھیں۔ الحمد للہ کہ سب بچے اس عملی مشق میں کامیاب ہوئے۔ اس پروگرام کے آخر میں مکرم و محترم عطاء المجیب راشد صاحب امام بیت فضل لندن نے بچوں اور ان کے والدین سے خطاب کیا اور احادیث نبویہ کے حوالہ سے تعلیم القرآن کے حصول اور قرآن مجید کی خوش الحانی سے تلاوت کرنے کی اہمیت کی طرف توجہ دلائی۔ شام ساڑھے چار بجے دعا کے ساتھ یہ پروگرام اختتام پذیر ہوا۔

Distance Learning کے اس پروگرام کے تحت بچے اپنے اپنے گھروں میں اپنے والدین کی نگرانی میں بتائے ہوئے طریق کار کے مطابق تیاری کرتے ہیں اور ہفتہ میں ایک بار فون کے ذریعہ ہر بچے کی ترقی کا جائزہ دیئے گئے سلیبس کے مطابق لیا جاتا ہے۔ چونکہ حفظ القرآن کا یہ پروگرام جزوقتی ہے جس کے دوران بچوں کی سکول کی پڑھائی متاثر نہیں ہوگی اس لئے اس پروگرام کے تحت مکمل قرآن کریم حفظ کرنے کی مدت سات سال رکھی گئی ہے۔

پروگرام کے مطابق مہینہ میں ایک بار مدرسہ حفظ القرآن کے طلبہ و طالبات اپنی ماہانہ کلاس میں شریک ہوا کریں گے جہاں مہینہ بھر کا مقررہ نصاب ہر بچے سے سنا جائے گا۔ اس کلاس میں زبانی سوال و جواب سے بچوں کی حفظ کی پختگی جانچی جائے گی اور ان کی متفرق عملی مشکلات کو پیش نظر رکھتے ہوئے براہ راست ان کی راہنمائی کی جاسکے گی۔

چنانچہ 30 ستمبر 2000ء بروز ہفتہ کی صبح ساڑھے دس بجے سے شام ساڑھے چار بجے تک بیت الفتوح مورڈن میں مدرسہ حفظ القرآن کی پہلی ماہانہ کلاس منعقد ہوئی جس میں تمام بچے اور ان کے والدین شامل ہوئے۔ اس کلاس میں بچوں کے حفظ القرآن کا مختلف طریقوں سے جائزہ لینے کے بعد مکرم حافظ فضل ربی صاحب نے بتایا کہ پچاس فیصد بچوں نے اپنا مکمل نصاب یاد کرلیا ہے جبکہ باقی پچاس فیصد نے اسّی فیصد تک یاد کرلیا ہے اور امید ہے کہ تمام بچے اپنا سہ ماہی نصاب بروقت مکمل کرلیں گے۔ اللہ تعالیٰ اس تحریک پر لبیک کہنے والے بچوں کے ذہنوں کو جلا بخشے اور ان کے لئے اس کار خیر کی تکمیل میں آسانی پیدا فرمائے۔ (الفضل انٹرنیشنل 27/ اکتوبر 2000ء)

## غزل

دل دعا اور دکھ دیا نہ ہوا
آدمی کیا ہے پھر ہوا نہ ہوا

دیکھتے رہیئے ٹوٹتے رہیئے
کیا یہاں ہو رہا ہے کیا نہ ہوا

لوگ ایسے کبھی دکھے نہ تھے
شہر ایسا کبھی بجھا نہ ہوا

ہائے اس آدمی کی تنہائی
جس کا دنیا میں اک خدا نہ ہوا

جو بھی تھا عشق اپنے حال سے تھا
ایک کا اجر دوسرا نہ ہوا

اس کو بھی خواب کی طرح دیکھا
جو ہمارے خیال کا نہ ہوا

جب سمجھنے لگے محبت کو
پھر کسی سے کوئی گلہ نہ ہوا

دل بہ دل گفتگو ہوئی پھر بھی
کوئی مفہوم تھا ادا نہ ہوا

کربلا کیا ہے کیا خبر اس کو
جس کے گھر میں یہ واقعہ نہ ہوا

اور کیا رشتۂ وفا ہوگا
یہ اگر رشتۂ وفا نہ ہوا

دیکھ کر حسن اس قیامت کا
جو فنا ہو گیا فنا نہ ہوا

کوئی تو ایسی بات تھی ہم میں
یونہی یہ عہد مبتلا نہ ہوا

ایسے لوگوں سے کیا سخن کی داد
حرف ہی جن کا مسئلہ نہ ہوا

اب غزل ہم کسے سنانے جائیں
آج غالب غزل سرا نہ ہوا

********** عبید اللہ علیم **********

پبلشر آغا سیف اللہ۔ پرنٹر قاضی منیر احمد۔ مطبع ضیاء الاسلام پریس۔ مقام اشاعت دارالنصر غربی چناب نگر (ربوہ) قیمت تین روپے

جنت ماں کے قدموں تلے ہے اور والد جنت کا سب سے اچھا دروازہ ہے

## کسی کو خدا کا شریک نہ ٹھہراؤ اور والدین کے ساتھ بہت احسان کرو (قرآن)

## کوئی بیٹا اپنے والد کے احسانات کا بدلہ نہیں اتار سکتا (حدیث نبویؐ)

# خدمت والدین کی برکات اور ان کے احترام کا عالمی منشور

عبدالسمیع خان۔ ایڈیٹر روزنامہ الفضل

### احسان نہیں اتر سکتا

حضور ﷺ نے فرمایا۔

کوئی بیٹا اپنے والد کے احسانات کا بدلہ نہیں اتار سکتا سوائے اس کے کہ باپ کسی کا غلام ہو۔ اور بیٹا اسے خرید کر آزاد کردے۔

(ابوداؤد کتاب الادب باب برالوالدین)

علامہ شہاب الدین احمد قلیوبی شافعی رحمہ اللہ (1069ھ) تحریر فرماتے ہیں۔

"ایک بزرگ نے ایک شخص کو دیکھا کہ وہ ایک بوڑھی عورت کو کندھے پر اٹھائے بیت اللہ کا طواف کر رہا ہے بزرگ نے اس شخص سے عورت کے متعلق استفسار کیا تو اس نے بتلایا کہ یہ میری ماں ہے۔ اور میں سات برس سے اسی طرح اٹھائے ہوئے ہوں۔ میرے آقا یہ بتلائیے کہ کیا میں نے اس کا حق ادا کر دیا ہے وہ بزرگ بولے نہیں ہرگز نہیں اگر تمہاری عمر ہزار برس بھی ہو جائے اور تم اسے اسی طرح اٹھائے رہو تو تمہارا یہ اٹھانا ان راتوں میں سے ایک رات کے برابر بھی نہیں ہو سکتا جس میں تمہاری والدہ تمہیں گود میں لیکر کھڑی رہی تھی اور تمہیں اپنے پستانوں سے دودھ پلا رہی تھی۔

(علمی، ادبی، تاریخی جواہر پارے۔ از نعیم الدین ناشر۔ مکتبہ الخیر اردو بازار لاہور طبع اول)

امر واقعہ یہ ہے کہ انسان نہ اللہ کا احسان اتار سکتا ہے نہ والدین کا کیونکہ وہ زمین پر خدا کی خالقیت اور ربوبیت کے بہترین مظہر ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ خدا تعالیٰ نے اپنی توحید اور عبادت کے قیام کے ساتھ ہی والدین کے حقوق ادا کرنے کا حکم دیا ہے۔

### قیام توحید اور برالوالدین

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

اور تم اللہ کی عبادت کرو اور کسی چیز کو اس کا شریک نہ بناؤ اور والدین کے ساتھ بہت احسان کرو۔

(النساء-37)

قرآن کریم کی اس آیت اور کئی دیگر آیات میں توحید اور عبادت کے قیام کے ساتھ ہی والدین کے ساتھ احسان اور حسن سلوک کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔ اور ان دونوں امور کا آپس میں گہرا تعلق ہے۔ خدا تعالیٰ تو کل کائنات کا خالق و مالک ہونے کی وجہ سے شکر نعمت کا مستحق ہے اور ضروری طور پر ہر انسان کے لئے اس کے والدین ایک محدود دائرہ میں ربوبیت کا فرض سرانجام دیتے ہیں۔ اسی لئے اللہ تعالیٰ نے "رحم" کو اپنے مقدس نام رحمان سے تخلیق کیا ہے۔

حضور ﷺ نے فرمایا۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میں اللہ ہوں اور میرا نام رحمان بھی ہے میں نے رحم کو پیدا کیا ہے اور میں نے اسے اپنے نام رحمان سے بنایا ہے جو اس سے تعلق جوڑے گا میں اس سے تعلق جوڑوں گا اور جو اسے کاٹے گا میں بھی اس سے قطع تعلق کر لوں گا۔

(ترمذی ابواب البر والصلۃ باب قطیعۃ الرحم)

اور جس سے خدا تعلق کاٹ لے وہ جنت سے یقیناً محروم ہو جائے گا۔

اسی لئے حضور ﷺ نے فرمایا۔

قطع رحمی کرنے والا جنت میں داخل نہیں ہوگا۔

(ترمذی ابواب البر والصلۃ باب صلۃ الرحم)

### سب سے بڑا گناہ

انسان کمزوریوں اور خطاؤں کا پتلا ہے۔ اپنی محدود زندگی میں بے شمار گناہ کرتا ہے۔ لیکن ان گناہوں کو اپنی شدت اور شناعت کے لحاظ سے ترتیب دیا جائے تو سب سے بڑا گناہ شرک اور والدین کی نافرمانی ہے۔

چنانچہ جب اللہ تعالیٰ نے حرام امور کا حقیقی خلاصہ بیان فرمایا تو انہی دونوں امور پر مشتمل تھا۔ باقی سب تفاصیل ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

تو کہہ دے آؤ میں تمہیں وہ چیزیں بتاؤں جو خدا نے تم پر حرام کر دی ہیں۔ ایک یہ کہ خدا تعالیٰ اور والدین کا شریک نہ ٹھہرانا اور ان کے احسانوں کو مدنظر رکھتے ہوئے ان کے حقوق ادا کرنا۔

(انعام-152)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ بنصرہ العزیز اس آیت کی تفسیر میں فرماتے ہیں۔

کہ اس آیت کو بعینہٖ ظاہری لفظوں میں دیکھا جائے تو یہ مطلب بنے گا۔ (-) تم پر حرام کر دیا ہے اللہ نے کہ خدا کا شریک ٹھہراؤ یا دنیاوی تعلقات میں والدین کا شریک ٹھہراؤ کیوں کرو ایسا "احساناً"۔ احسان کے پیش نظر کیونکہ اللہ کا بھی ایک ایسا احسان ہے تم پر جس میں کوئی کائنات میں اور شریک نہیں ہے بلکہ ساری کائنات اس کے احسان کا ایک مظہر ہے۔ تم پر احسان کیا تو کائنات وجود میں آئی تم پر احسان کرنا مقصود تھا تو کائنات کو پیدا کیا گیا تو اتنے بڑے احسان کے بدلے اگر تم اس کے شریک ٹھہرانے لگو تو اس سے زیادہ بے حیائی اور ناشکری اور ممکن ہی نہیں ہے۔ اور تمہیں وجود کی خلعت بخشی ماں باپ نے ماں باپ نہ ہوں تو تمہاری دنیا وجود میں نہ آئے۔ تو یہ دونوں اقدار مشترک ہیں۔ مشترکہ اقدار ہیں۔ خدا تعالیٰ کی تخلیق میں اور ماں باپ کے اپنے بچوں کو پیدا کرنے میں یہ دونوں قدر مشترک ہیں اور جو احسان فراموش ہیں وہ تو یہ بھی کہہ دیتے ہیں ہم نے کب خدا سے کہا تھا کہ ہمیں پیدا کرو۔ اگر اپنی خاطر پیدا کیا تھا جو کچھ بھی کیا تو اس لوتھڑے کو سینے سے لگائے کیوں پھرے۔ کیوں اس کی تکلیفیں برداشت کیں۔ کیوں اس کو پال پوس کر پیار سے جو چیزیں اپنے اوپر خرچ کر سکتے تھے اپنی ذات کی قربانی کی ان پر خرچ کیں۔ بچپن سے کتنے نخرے برداشت کئے۔ یہ بات ثابت کرتی ہے کہ اپنی خاطر نہیں کیا۔ تمہاری خاطر ہی کیا ہے۔ اور احسان جو ہے وہ ان دونوں صورتوں میں بے مثل ہے کسی اور رشتے میں وہ احسان دکھائی نہیں دیتا جو خدا کے احسان سے مشابہ ہو جو ماں باپ اور بچے کے رشتے میں دکھائی دیتا ہے پس یہ وہ مضمون ہے اگر آپ غور کریں اس پر تو بڑے عظیم مطالب اس سے نکلتے ہیں۔ بنیادی طور پر احسان فراموشی کو سب سے بڑا جرم قرار دیا گیا ہے۔ بنیادی طور پر احسان نافراموشی کی تاکید فرمائی گئی یا احسان فراموشی کو حرام کر دیا۔

(خطبہ جمعہ 24 جنوری 97ء۔ مطبوعہ الفضل انٹرنیشنل 14 مارچ 97ء)

اسی لئے اللہ تعالیٰ نے اپنے ساتھ والدین کا شکر بھی لازم کر دیا ہے۔ فرمایا:

اور ہم نے یہ کہتے ہوئے کہ میرا اور اپنے والدین کا شکریہ ادا کر انسان کو اپنے والدین کے متعلق احسان کرنے کا تاکیدی حکم دیا تھا اور اس کی ماں نے اسے کمزوری کے ایک دور کے بعد کمزوری کے دوسرے دور میں اٹھایا تھا اور اس کا دودھ چھڑانا دو سال کے عرصہ میں تھا یاد رکھو کہ میری ہی طرف تجھ کو لوٹ کر آنا ہوگا۔

(لقمان-15)

### رمضان اور والدین

یہی مضمون آنحضرت ﷺ نے رمضان کے تعلق میں بیان فرمایا ہے۔ رمضان جس کے مقاصد سارے قرآن کریم کا خلاصہ ہیں اس کا خلاصہ یہ ہے کہ اللہ اور والدین کو خوش کر کے جنت الفردوس حاصل کرو۔

آنحضرت ﷺ فرماتے ہیں۔

دو آدمی بڑے بدقسمت ہیں ایک وہ جس نے رمضان پایا پھر رمضان گزر گیا اور اس کے گناہ نہ بخشے گئے اور دوسرا وہ جس نے والدین کو پایا اور والدین گزر گئے اور اس کے گناہ نہ بخشے گئے۔

(مسند احمد بن حنبل جلد 2 ص 254 مکتب اسلامی بیروت۔ طبع دوم 1978ء)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ بنصرہ العزیز اس حدیث کی وضاحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

حضرت رسول اللہ ﷺ نے جو یہ فرمایا کہ رمضان شریف میں دو آدمی بڑے بدقسمت ہیں جو نہ خدا کو پا سکیں نہ ماں باپ کا کچھ کر سکیں رمضان گزر جائے اور ان دو پہلوؤں سے ان کے گناہ نہ بخشے گئے ہوں تو یہ دو الگ الگ چیزیں نہیں ایک دوسرے کے ساتھ مربوط چیزیں ہیں۔ وجہ یہ ہے کہ اللہ کا سب سے بڑا احسان ہے اور

اس احسان میں اور کوئی شریک نہیں ہے۔ یعنی اس نے آپ کو پیدا کیا اس نے سب کچھ بنایا اور ماں باپ بھی اس میں شریک ہو ہی نہیں سکتے کیونکہ ماں باپ کو بھی اسی نے بنایا اور ماں باپ کو جو توفیق بخشی آپ کو پیدا کرنے کی وہ اسی نے پیدا کی ہے۔ اپنے طور پر تو کوئی کسی کو پیدا کر ہی نہیں سکتا اپنے زور سے ایک معمولی سا خون کا لوتھڑا بھی انسان پیدا نہیں کر سکتا اگر خدا تعالیٰ نے اس کو ذرائع نہ بخشے ہوں۔

تو پہلا مضمون یہ ہے کہ اللہ خالق ہے اس لئے اس کا شریک ٹھہرانے کا کسی کو کوئی حق نہیں ہے۔ اور سب سے بڑا ظلم یہ ہے کہ خدا جس نے سب کچھ بنایا ہوا اس کو نظر انداز کر کے نعمتوں کے شکریے دوسروں کی طرف منسوب کر دیئے جائیں۔ پھر اس تخلیق کا اعادہ ماں باپ کے ذریعے ہوتا ہے اور پھر ماں باپ کے ساتھ آپ کا وجود بنتا ہے۔ اگر ایک تخلیق کو پیش نظر رکھتے ہوئے آپ احسان کا سلوک کریں گے تو جو عظیم خالق ہے لازماً اس کے لئے بھی دل میں امتنان اور احسان کے جذبات زیادہ زور کے ساتھ پیدا ہوں گے اور پرورش پائیں گے پس یہ دو مضمون جڑے ہوئے ہیں۔

جو ماں باپ کے احسان کا خیال نہیں کرتا اور جواباً ان سے احسان کا سلوک نہیں کرتا اس سے یہ توقع کر لینا کہ وہ اللہ کے احسانات کا خیال کرے گا۔ یہ بالکل دور کی کوڑی ہے۔ پس ماں باپ کا ایک تخلیقی تعلق ہے جسے اس مضمون میں ظاہر فرمایا گیا ہے۔ اور رمضان مبارک میں اللہ تعالیٰ نے رمضان کا مقصد خدا تعالیٰ کو پانا قرار دے دیا ہے اور خدا تعالیٰ کو حاصل کرنا بنیادی مقصد بیان فرمایا ہے۔ پس اس تعلق سے حضرت رسول اللہ ﷺ جو سب سے زیادہ قرآن کا عرفان پلائے گئے آپ نے یہ مضمون ہمارے سامنے اکٹھا پیش کیا کہ رمضان کی برکتوں سے فائدہ اٹھاتے وقت ہر قسم کے محسنوں کا احسان اتارنے کی کوشش کرو۔ ماں باپ کا احسان تو تم اتار سکتے ہو ان معنوں میں کہ تم مسلسل ان سے احسان کا سلوک کرتے رہو۔ عمر بھر کرتے رہو۔ اگر احسان نہ بھی اترے تو کم سے کم تم ظالم اور بے حیا نہیں کہلاؤ گے۔ تمہارے اندر کچھ نہ کچھ یہ طمانیت پیدا ہوگی کہ ہم نے اتنے بڑے محسن اور محسنہ کی کچھ خدمت کر کے تو اپنی طرف سے کوشش کر لی ہے کہ جس حد تک ممکن تھا ہم احسان کا بدلہ اتار دیں۔ اللہ تعالیٰ کے احسان کا بدلہ نہیں اتارا جا سکتا اور ایک ہی طریق ہے کہ ہر چیز میں اپنی عبادت کو اس کے لئے خالص کر لو اس کا کوئی شریک نہ ٹھہراؤ۔

(خطبہ جمعہ 17 جنوری 97ء مطبوعہ الفضل انٹرنیشنل 7 مارچ 97ء)

## شرک اور والدین کی نافرمانی

حضور ﷺ نے فرمایا۔

کیا میں تمہیں گناہوں میں سے بہت بڑے گناہوں کے متعلق نہ بتاؤں۔

صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ ضرور بتائیں۔ آپ نے فرمایا اللہ کا شرک کرنا اور والدین کی نافرمانی کرنا۔ پھر آپ جوش میں آکر بیٹھ گئے اور فرمایا سنو خبردار جھوٹ نہ بولنا۔ آپ نے اس بات کو اتنی دفعہ دہرایا کہ ہم نے چاہا کاش حضور خاموش ہو جائیں۔

(بخاری کتاب الاستیذان باب من اتکا بین یدی اصحابہ)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ بنصرہ العزیز ان بیان کردہ تینوں امور کا تعلق بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

"جھوٹ سب گناہوں کی جڑ ہے۔ شرک بھی جھوٹ کا ہی نام ہے اور ماں باپ کی نافرمانی کرنا بھی ایک جھوٹ ہے..... یہ ایک ایسی بیماری ہے جو ہر شرک کی جڑ اپنے اندر رکھتی ہے ہر ناشکری کی جڑ اپنے اندر رکھتی ہے پس توحید کے منافی ایک ایسا گناہ ہے جو توحید کے ہر پہلو سے اس کی حقیقت کو چاٹ جاتا ہے کچھ بھی باقی نہیں رہتا اور احسان مندی، احسان کے خیال یا شکرگزاری کے جذبات کو بھی کلیتہ چٹ کر جاتا ہے۔ جھوٹے لوگ نہ اپنے ماں باپ کے ہوتے ہیں نہ خدا کے ہوتے ہیں۔

ماں باپ کا ذکر خدا کے بعد اس تعلق میں بیان فرمایا گیا ہے اس نسبت سے بیان فرمایا گیا ہے کہ سب سے بڑا رشتہ تخلیق کا رشتہ ہے۔ خدا چونکہ خالق ہے اس لئے سب سے زیادہ اس کا حق ہے اور خدا کے بعد چونکہ ماں باپ تخلیق کے عمل میں بنی نوع انسان میں سب سے زیادہ حصہ لیتے ہیں تمام رشتوں میں سب سے زیادہ تخلیقی عمل میں حصہ لینے والے ماں باپ ہوتے ہیں اس لئے خدا کے بعد اگر کسی کا حق ہے تو ماں باپ کا ہے اور جھوٹ ان دونوں کو تلف کر دیتا ہے۔

(خطبہ جمعہ 24 مئی 96ء مطبوعہ الفضل انٹرنیشنل 12 جولائی 96ء)

والدین کے حقوق کا اتلاف اللہ تعالیٰ کے نزدیک اتنا بھیانک ہے کہ بعض دفعہ وہ شرک کو تو معاف کر دیتا ہے مگر حقوق والدین کو معاف نہیں کرتا۔

حضور ﷺ نے فرمایا۔

اللہ تعالیٰ سب گناہ بخش دیتا ہے سوائے والدین کی نافرمانی کے۔ وہ اس فعل کے مرتکب کو مرنے سے پہلے زندگی میں ہی سزا دیتا ہے۔

(مشکوٰۃ کتاب الادب باب البر والصلۃ)

اس ضمن میں یہ عبرتناک حکایت بیان کی جاتی ہے کہ

ایک شخص نے اپنے بوڑھے والد کو غصے میں آکر گھر سے دور دریا کے کنارے پھینک دیا۔ ایک عرصہ بعد جب اس کا بیٹا جوان ہوا تو وہ اسی شخص کو اٹھا کر دریا کے قریب پھینکنے کے لئے جا رہا تھا۔ جب کنارے پر پہنچا تو اس شخص نے کہا مجھے ذرا آگے کر کے پھینکنا کیونکہ اس جگہ تو میں نے اپنے باپ کو پھینکا تھا اور تمہارا بیٹا تمہیں اس سے آگے جا کر پھینکے گا۔

؎ حذر اے چیرہ دستاں سخت ہیں فطرت کی تعزیریں

## احترام والدین کا عالمی منشور

دین حق ایک ایسا فطری مذہب ہے کہ اس نے والدین کی عزت کے معاملہ کو انسانی بنیاد پر عالمگیر بنا دیا ہے۔ اور صرف اپنے والدین نہیں دوسروں کے والدین کی عزت کو بھی قائم کیا ہے اور چونکہ انسانوں کی بھاری اکثریت والدین بنتی ہے اس لئے درحقیقت اس حکم کے ذریعہ دین نے عالمی صلح و امن کے لئے عظیم الشان بنیادیں قائم کر دی ہیں۔

حضرت نبی اکرم ﷺ نے فرمایا۔

ایک بہت بڑا گناہ یہ ہے کہ آدمی اپنے والدین پر لعنت کرے۔ حضور سے عرض کیا گیا کہ کوئی شخص اپنے والدین پر کس طرح لعنت کر سکتا ہے آپ نے فرمایا۔

جب کوئی شخص دوسرے کے باپ کو گالی دیتا ہے تو وہ جواباً اس کے والد کو گالی دیتا ہے۔ اور جب کوئی کسی کی ماں کو گالی دیتا ہے تو وہ جواباً اس کی ماں کو گالی دیتا ہے۔

(اس طرح آدمی اپنے ماں باپ کو گالی دینے والا بن جاتا ہے)

(بخاری کتاب الادب باب لا یسب الرجل والدہ)

اس حکم کی بنیاد اس حکم قرآنی پر ہے۔(-)

یعنی مخالفین کے غیر اللہ معبودوں کو بھی برا بھلا نہ کہو ورنہ وہ دشمنی اور جہالت کی وجہ سے اللہ کو گالیاں دینی شروع کر دیں گے۔

(الانعام-109)

ان دونوں حکموں کے ذریعہ بھی توحید اور والدین کے حقوق کے باہمی گہرے رابطہ پر روشنی پڑتی ہے۔

اسی طرح حضور ﷺ نے فرمایا۔

اگر کوئی کسی دوسرے کے ماں باپ کو گالیاں دے گا تو اپنے ماں باپ کی عزت نیلام کرنے والا ہو گا۔ اس لئے والدین کی عزت برقرار رکھنے کے لئے دوسروں کے والدین کا احترام ضروری ہے۔

اس طرح والدین کی حرمت کے قیام کے ذریعہ (دین) نے عالمی امن اور صلح کی مضبوط بنیادیں قائم کر دی ہیں۔

# خطوط آراء تجاویز

### محترم محمد یعقوب امجد صاحب کھاریاں کینٹ سے لکھتے ہیں۔

پاکستان میں جماعت احمدیہ کے دو مرکزوں میں دہشت گردوں نے جس رنگ میں انسانیت کی قبا اور مذہب کے لبادے کو چاک کیا اس پر پاکستان کے اخباروں اور بی بی سی نے جو تبصرے کئے آپ نے انہیں الفضل کے صفحات میں پیش کر کے نہ صرف جرأت و بے باکی کا انداز اختیار کیا بلکہ تاریخ میں انہیں محفوظ بھی کر دیا ہے۔ مستقبل کا مورخ آسانی سے یہ حوالے تلاش کر سکے گا۔ اگر مناسب خیال فرمائیں تو تمام کو یکجا کر کے کسی شمارہ میں طبع کرا دیں۔

### محترم شیخ عبدالمنان صاحب ربوہ

سے لکھتے ہیں۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے اخبار الفضل دن بدن احباب کی زیادہ سے زیادہ توجہ کا موجب ہو رہا ہے روزانہ ایک چیدہ حدیث رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم پڑھنے کو ملتی ہے۔ جو ہم سب کے لئے سرمایہ حیات ہوتی ہے۔ کئی مفید مضامین عام آدمی کے لئے معلومات میں اضافہ کا سبب ہوتے ہیں۔ اسی وجہ سے ایک دن اگر اخبار الفضل پڑھنے کے لئے نہ ملے تو دل اخبار کو ڈھونڈتا ہے۔ اور جب مل جائے تو ایک بار شروع کر کے تمام اخبار پڑھ کر ہی چھوڑنے کو جی چاہتا ہے۔ دعا ہے کہ ہمارا اخبار آئندہ بھی اسی طرح اپنی آب و تاب کے ساتھ شائع ہوتا رہے۔

### محترم رانا مبارک احمد صاحب

لاہور سے لکھتے ہیں۔ الفضل اخبار کی ایک بہت بڑی خوبی ہے کہ اخبار الفضل پرانے سے پرانا ہی کیوں نہ ہو جب بھی پڑھیں تازہ محسوس ہوتا ہے۔ خاکسار کی دو تجاویز ہیں' ایک تو یہ کہ جب سالانہ نمبر شائع کرنا ہو تو کچھ عرصہ پہلے اس کے بارے میں تعارفی اعلان لکھ دیا جائے۔ اور دوسری تجویز اس میں موسم کا حال بھی لکھ دیا جائے تو مناسب ہو گا۔ محترم یوسف سہیل شوق صاحب کا 8 دسمبر 2000ء کے شمارہ میں شائع ہونے والا فضل عمر ہسپتال کے تعارف پر مبنی مضمون بہت پیارا ہے۔ اس پر بہت مبارک باد قبول فرمائیں۔

قسط اول

مکرم پروفیسر محمد خالد گورایہ صاحب - پرنسپل نصرت جہاں اکیڈمی ربوہ

# محترم حاجی محمد ابراہیم صاحب آف بوپڑہ خورد ضلع گوجرانوالہ

میرے والد محترم حاجی محمد ابراہیم صاحب 14 جنوری 1913ء یا 1914ء میں پیدا ہوئے۔ ان کے ننھیال بیداد پور ورکاں میں تھے اور خدا تعالیٰ کے فضل سے ان کے پانچوں ماموں احمدی تھے۔ آپ کے والد اور والدہ کا انتقال اس وقت ہو گیا جب ان کی عمر 3 یا 4 سال تھی۔ اپنے والد یعنی ہمارے دادا کی طرف سے آپ بھی والدین کی اکلوتی اولاد تھے۔

مکرم حاجی محمد ابراہیم صاحب کا تعلق اہلحدیث مسلک سے تھا۔ پہلی شادی 1933ء میں ہوئی۔ ہماری والدہ نوجوانی میں ہی وفات پا گئیں نیز ان کے تمام بچے بھی نوعمری میں ہی وفات پا گئے۔ والد صاحب کی سکول کی تعلیم پرائمری تک ہی تھی لیکن 35/1934ء میں گھر کو خیرباد کہہ کر دو تین سال تک مختلف دینی مدارس سے منسلک رہ کر اپنی علم کی پیاس بجھاتے رہے۔ اس سلسلہ میں آپ ویرووال اور دہلی میں قیام پذیر رہے۔ 1934ء میں قادیان جانے کا ارادہ کیا لیکن بھامبڑی میں رات گزار کر واپس آ گئے کیونکہ قادیان میں غالباً احرار کے ہنگامے کی وجہ سے داخلہ بند تھا۔

ننھیال چونکہ احمدی تھے اس وجہ سے آپ کو حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کی منظوم کتاب درثمین کے بہت سے اشعار زبانی یاد تھے۔ احمدیت کے نور سے منور ہونے سے قبل بھی وہ ان اشعار کو اپنی دیہاتی محفلوں میں اکثر پڑھا کرتے تھے۔

46/1945ء کے الیکشن میں اپنے علاقے سے مسلم لیگ کے بہت فعال سپورٹر تھے۔ اس وجہ سے مخالفین نے اس وقت حکومت کو کہا کہ اگر اس علاقہ سے مسلم لیگ کو شکست سے دوچار کرنے کا خیال ہے تو پانچ آدمیوں کو الیکشن کے دوران جیل بھیج دو۔ ان پانچ نامزد شخصیتوں میں سے ایک حاجی صاحب موصوف بھی تھے۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا اور الیکشن کے دوران آپ جیل ہی میں رہے۔ لیکن خدا تعالیٰ کے فضل سے ہمارے علاقے کے ان 35/40 دیہات سے جہاں مکرم حاجی صاحب کا اثر و رسوخ تھا تمام کے تمام ووٹ مسلم لیگ کے حصہ میں آئے۔ جب الیکشن کے بعد آپ کو رہا کیا گیا تو مسلم لیگ کے عہدے داران آپ کو ٹرکوں کے ایک جلوس کی شکل میں گاؤں چھوڑنے آئے۔ تقسیم ہند اور قیام پاکستان کے موقع پر مسلم لیگ کی طرف سے آپ نے اپنے علاقہ میں مہاجرین کی آبادکاری میں کلیدی کردار ادا کیا۔

والد صاحب مرحوم کی شخصیت خدا تعالیٰ کے فضل سے ایسی تھی کہ باوجود اکیلا ہونے کے اپنی شرافت، دیانت اور صداقت کی وجہ سے بہت جلد اپنے علاقے میں نہایت ہر دلعزیز بن گئے یہاں تک کہ ہر چھوٹا بڑا ان کی عزت اور احترام میں فخر محسوس کرتا تھا۔

میں نے اپنی آنکھوں سے کئی ایسی پنچائتیں دیکھیں جن میں حاضرین کی تعداد 500 سے 1000 تک ہوا کرتی تھی اور جب ان کے سامنے حاجی صاحب بات شروع کرتے تو آپ کا انداز بیاں اس قدر پر اثر اور دل نشین ہوتا کہ سننے والا محو ہو جاتا اور آپ مشکل سے مشکل معاملات کو بھی اپنی فہم اور فراست سے فوری حل کر دیتے۔ چنانچہ ان کے اثر و رسوخ کے دور میں ہمارے علاقے سے کسی شخص کو کسی بھی معاملہ میں نہ تو تھانے جانے کی ضرورت پیش آتی اور نہ ہی کوئی مقدمات عدالتوں میں جاتے تھے۔ سب مسائل اور جھگڑے برابری، مساوات اور معاشرتی انصاف کی بنیادوں پر پنچائت میں ہی حل کر دیئے جاتے۔ جس کی وجہ سے اس علاقہ میں امیر غریب اور سب چھوٹے بڑے امن و امان سے رہتے تھے۔

آپ کی شخصیت کا سب سے جاذب نظر پہلو آپ کا تقویٰ وطہارت اور اللہ تعالیٰ سے خاص تعلق تھا۔ توکل کے مقام پر فائز تھے۔ آپ کی زندگی کے بہت سے واقعات اس بات کی دلیل ہیں کہ خداوند تعالیٰ نے ان کی ہر مشکل مرحلہ پر خود ہی لاج رکھی۔ اور آپ کے ساتھ خدا تعالیٰ کا سلوک آپ کی توقعات سے بھی بڑھ کر مشفقانہ رہا۔ میں یہاں قارئین کے ازدیاد ایمان کی خاطر چند واقعات کا ذکر کرنا ضروری خیال کرتا ہوں۔

محترم والد صاحب خدا تعالیٰ کی راہ میں اس قدر مال خیرات کرتے کہ اکثر دیکھنے والا شخص دنگ رہ جاتا۔ ان کی وفات پر ہمارے علاقے کے لوگ گاؤں میں ہمارے گھر اس طرح گروہ در گروہ تعزیت کے لئے تشریف لائے کہ ہم سب کو ان کی ہر دلعزیزی پر بجا طور پر رشک آتا ہے۔ تعزیت کے لیئے آنے والا ہر شخص اپنی ذاتی زندگی کے حوالہ سے محترم حاجی صاحب کی ان کے ساتھ پدرانہ شفقت و احسانات کا ذکر کرتا ہے۔

ایک دفعہ ان کی فصل کا بول یعنی گندم کا ڈھیر لگا ہوا تھا۔ سب کے سامنے سارے کا سارا ڈھیر ایک غریب کو بلا کر ان میں تقسیم کر دیا۔ اسی طرح ایک دفعہ ہماری ساری حویلی مویشیوں سے بھری ہوئی تھی۔ آپ نے ارادہ کیا کہ ان میں سے جو سب سے اچھی بھینس ہے وہ خدا کی راہ میں کسی غریب آدمی کو دے دی جائے۔ لیکن ہماری والدہ صاحبہ نے اس سے اختلاف کیا اور کہا کہ فلاں بھینس دیدیں۔ دو دن بعد وہ سب سے اچھی بھینس مرگئی یہ دیکھ کر دوسرے ہی روز خوف خدا سے اپنی حویلی کی تمام کھرلیاں خالی کر دیں اور تمام چھوٹے بڑے مویشی (بھینسیں جن کی تعداد غالباً سات تھی خدا کے نام پر غریبوں میں تقسیم کر دیئے۔

علاقے میں کوئی شخص مکان کی تعمیر شروع کرتا۔ کوئی ذاتی کاروبار شروع کرنے کا ارادہ کرتا۔ کسی گھر میں شادی ہوتی۔ کسی مسجد کی تعمیر کا آغاز ہوتا یا کوئی جاننے والا بھی چیز خریدنا چاہتا تو آپ حسب توفیق ان کے کاموں میں اپنا حصہ ڈالنا ایک فرض سمجھتے۔ ایک دفعہ ربوہ میں ایک درویش منش انسان کی اس طرح خاموشی سے مدد کی کہ کسی کو پتہ نہ چل سکا۔ بعد میں اس شخص نے ایک دفعہ مجھ سے ذکر کیا کہ جتنی رقم سے حاجی صاحب نے میری مدد کی ہے اتنی بڑی رقم بطور امداد نہ آج تک کبھی مجھے ملی ہے اور نہ ہی میں اس کے بارے میں سوچ بھی سکتا ہوں۔

آپ ہمیشہ یہی کہا کرتے تھے کہ "اپنی نیکی کو بھلاؤ" اور "دوسروں کے احسان کو یاد رکھو" اور "خود اچھے بنو"۔ وہ ایک ایسے انسان تھے جنہوں نے شرافت صداقت اور دیانت کی "چوہدر" کی۔ ہر بڑے چھوٹے اور امیر و غریب کے ساتھ ہمیشہ برابری کا سلوک کیا۔ آپ کو سب سے زیادہ نفرت جھوٹ اور جھوٹے انسان سے تھی۔ کئی سال قبل ہماری برادری میں حاجی صاحب کا رشتے کا ایک بھتیجا قتل ہو گیا۔ جن لوگوں پر شک تھا ان میں سے ایک نے پولیس کو یہ پیشکش دی کہ اس برادری کے سربراہ حاجی صاحب ہیں اور قتل بھی ان کا بھتیجا ہوا ہے اگر وہ حلفاً یہ کہہ دیں کہ میں اس قتل کی واردات میں شامل ہوں تو جیسے بھی چاہو میرا چالان کر دینا۔ ایس پی نے کہا کہ ٹھیک ہے میں حاجی صاحب کی شہادت کے بغیر تمہارا چالان نہیں کروں گا۔ برادری کے تمام لوگوں نے اپنا پورا زور لگایا کہ آپ اس کے خلاف جھوٹی شہادت دیدیں لیکن آپ کا جواب ان کو یہی تھا کہ روز محشر آپ لوگوں نے میرے کام نہیں آنا بلکہ میرے اعمال نے ہی میری بخشش کا موجب بننا ہے۔

ایک بار علاقے کا ایک شخص جو کافی امیر تھا اور پچاس کی دہائی میں جب کہ ملک میں شاذ ہی کاریں نظر آتی تھیں اس شخص نے کار رکھی ہوئی تھی۔ وہ لوگوں پر اپنی امارت کے بل بوتے پر جھوٹے مقدمے کروانے اور ان کو پریشان کرنے میں ماہر تھا اس نے حاجی صاحب سے بھی ٹکر لینے کی کوشش کی۔ اور کہنے لگا کہ آپ مجھے اچھی طرح جانتے ہیں کہ میں اپنے تمام مخالفین کو جھوٹے مقدمات میں پھنسا کر ذلیل اور رسوا کروا دیا کرتا ہوں۔ آپ میرے سامنے کیا حیثیت رکھتے ہیں۔ چنانچہ حاجی صاحب نے کم از کم پانچ سو کے مجمع کے سامنے یہ جواب دیا کہ آپ کا جھوٹ صرف جھوٹوں کے مقابلے پر اپنا کام دکھاتا ہے۔ اس سے قبل آپ کی شاید کسی سچے انسان کے ساتھ ٹکر نہیں ہوئی۔ آپ اس دفعہ صداقت کے مقابلے پر اپنا جھوٹ آزمائیں اور دیکھیں کہ فتح ہمیشہ سچ کو نصیب ہوتی ہے۔ چنانچہ اس کے بعد اس نے جس معاملہ میں بھی حاجی صاحب کی مخالفت میں بات کو بڑھانا چاہا اسے منہ کی کھا کر شکست سے ہی دوچار ہونا پڑا۔

والد صاحب محترم کی تمام زندگی خدا تعالیٰ پر حقیقی توکل کے واقعات سے بھری نظر آتی ہے۔ آپ کی پہلی شادی کے فوراً بعد گھر میں چوری ہو گئی۔ شادی کا تمام سامان بھی چور لے گئے۔ لوگوں نے طعنہ زنی کی کہ بڑا چوہدری بنا پھرتا ہے۔ ہم تو اب مانیں گے جب یہ اپنی چوری برآمد کروائے گا۔ چنانچہ حاجی صاحب نے اپنے آپ کو ایک کمرہ میں بند کر لیا اور اپنے مولیٰ کے سامنے سجدہ ریز ہو کر گریہ وزاری شروع کر دی کہ اے خدا اب میری لاج تیرے ہاتھ میں ہے۔ تو ہی میری چوری برآمد کروا اور میری عزت رکھ لے چنانچہ خدا تعالیٰ نے اپنے خاص فضل کے ساتھ پورے 21 روز بعد آپ کی چوری برآمد کروادی اور چور بھی پکڑے گئے۔

میرے چھوٹے بھائی محمد زاہد نے یہ واقعہ سنایا کہ ہم اپنی منجی کی فصل ٹرالیوں میں بھر کر منڈی کامونکی لے گئے۔ رات موسلادھار بارش شروع ہو گئی۔ میں رات کو اٹھا۔ اباجی کو بھی اٹھایا اور بڑی فکر سے یہ بات کی کہ اس موسم میں ہماری منجی کا کیا بنے گا۔ والد صاحب بڑے اطمینان سے بولے جاؤ انشاء اللہ یہ بارش آپ کو کوئی نقصان نہیں پہنچائے گی اور فصل کی قیمت بھی اچھی مل جائے گی۔ بھائی کا کہنا ہے کہ میں جب صبح منڈی گیا تو خدا تعالیٰ کی قدرت دیکھ کر دنگ رہ گیا کہ وہاں ہر طرف پانی ہی پانی کھڑا تھا لیکن جس طرف ہماری منجی کا ڈھیر تھا وہاں بارش کی بوند تک نہ پڑی تھی اور واقعی بھاؤ بھی کافی ٹھیک ٹھاک لگ گیا۔

ہمارے ملازم اسماعیل کے گھر اوپر تلے چار بیٹیاں پیدا ہوئیں۔ حاجی صاحب کی وفات سے چند ماہ قبل جب اس کی بیوی امید سے تھی تو اس نے حاجی صاحب سے درخواست کی کہ اس بار

آپ میرے لئے خصوصی طور پر دعا کریں کہ خدا تعالیٰ مجھے اولاد نرینہ سے نوازے۔ چنانچہ آپ نے دعا کی اور دعا کے بعد اسماعیل کو کہا کہ اس بار خدا تجھے انشاء اللہ بیٹا دے گا۔ بیٹا دے گا. بیٹا دے گا۔ چنانچہ خدا تعالیٰ نے اپنے اس نیک بندے کی دعاؤں کو قبولیت بخشتے ہوئے اسماعیل کو بیٹا عطا فرمایا۔

اکتوبر 1966ء میں آپ کو انصاراللہ کے اجتماع کے موقع پر بیعت کر کے سلسلہ عالیہ احمدیہ میں داخل ہونے کی سعادت نصیب ہوئی۔ خاکسار اس سے قبل یعنی 25/ اگست 1965ء کو بیعت کر کے یہ شرف حاصل کر چکا تھا۔ چنانچہ ہمیشہ یہی فرمایا کرتے تھے کہ خالد خوش قسمت ہے جو اس نیک کام میں مجھ سے آگے نکل گیا ہے۔

میں اگست 1965ء میں جب بیعت کر کے ربوہ سے واپس اپنے گاؤں گیا تو فرمانے لگے کہ آپ نے بیعت کرتے وقت مجھ سے مشورہ نہیں کیا لیکن اب ایک بات کا خیال رکھنا کہ مجھے خدا تعالیٰ نے اس علاقہ میں جو عزت دی ہے وہ میرے چند اصولوں کی وجہ سے ہے جو میں نے اپنی زندگی میں اپنائے ہوئے ہیں۔ ان میں سے ایک یہ ہے کہ جب ہم دنیاوی امور میں سوچ سمجھ کر ایک فیصلہ کر لیتے ہیں مثلاً سیاسی طور پر کسی کی حمایت کا وعدہ کر لیتے ہیں تو پھر اس سے کبھی پیچھے نہیں ہٹتے بے شک حالات کچھ بھی ہوں۔ چونکہ یہ میری اپنی زندگی کا ایک اصول ہے اس لئے اب میں یہی چاہوں گا کہ اگر آپ احمدی ہو ہی گئے ہو تو اپنے اس عہد پر پکے رہنا۔ چاہے کچھ بھی ہو جائے اور حالات جیسے بھی ہوں اب پیچھے ہرگز نہ ہٹنا کیونکہ میں یہ بات برداشت نہیں کر سکتا کہ لوگ کہیں کہ حاجی کا بیٹا آج احمدی ہو گیا ہے۔ کل اہلحدیث میں چلا گیا ہے اور پرسوں سنی ہو گیا ہے۔ اب ہر صورت احمدیت پر قائم رہنا۔

اس کے بعد میرے ساتھ مخالفت کے جو بھی حالات پیدا ہوئے مجھے قتل کی دھمکیاں دی گئیں۔ میرے اپنے عزیزوں نے مجھے جائیداد سے عاق کروانے کی کوششیں کیں لیکن مجھے قطعاً کسی پریشانی کا سامنا نہ کرنا پڑا کیونکہ مجھے ہر موڑ پر محترم والد صاحب کا تعاون حاصل رہا۔ اس کے نتیجہ میں میری تمام دعاؤں کا رخ والد صاحب کے احمدی ہو جانے کی طرف ہو گیا۔ میں خود بھی زور شور سے دعا کرتا رہا اور حضور انور کے علاوہ دیگر بزرگان سلسلہ کو بھی دعا کے لئے لکھتا رہا اس دوران مجھے حافظ سید مختار احمد صاحب شاہجہان پوری سمیت والد صاحب کے ان دوستوں کی جو احمدی تھے یہی نصیحت تھی کہ آپ نے خود انہیں نہیں کہنا بس ایک بار انہیں ربوہ لے آؤ۔

اس دوران جب میری مخالفت بڑھنے لگی تو والد صاحب کے ذاتی دوستوں میں سے چوٹی کے اہلحدیث علماء ہمارے گاؤں تشریف لاتے رہے۔ گوجرانوالہ. شیخوپورہ. لاہور کے ان علماء میں حافظ عبدالقادر روپڑی. محمد اسمٰعیل صاحب اور محمد حسین صاحب آف شیخوپورہ خاص طور پر قابل ذکر تھے۔ احمدیت کے خلاف خوب زور شور سے تقریریں ہوتیں۔ تقریباً ہر ماہ باقاعدگی سے بلکہ بعض اوقات ایک ماہ میں دو بار بھی ان کی آمد کا سلسلہ جاری رہا۔ مگر والد صاحب کو مطمئن کرنے والی کوئی دلیل پیش نہ کر سکے اور فتوے لگاتے رہے۔

چنانچہ اس دوران خاکسار نے حکیم علی احمد صاحب معلم اصلاح وارشاد جو اباجی کے ننھیال موضع بیداد پور ورکاں ضلع شیخوپورہ میں تعینات تھے سے عرض کی کہ وہ ہمارے گاؤں آ جائیں اور والد صاحب کو اپنے ساتھ انصاراللہ کے اجتماع پر ربوہ لے جائیں۔ وہ حسب پروگرام ہمارے گاؤں تشریف لے آئے اور میں نے بڑی مشکل سے اباجی کو ربوہ جانے پر آمادہ کیا۔

جب یہ دونوں بزرگ سکھیکی پہنچے تو نماز کا وقت آ گیا۔ اباجی نے حکیم صاحب سے کہا کہ حکیم صاحب نماز پڑھ لیں۔ انہوں نے کہا کہ ایک گھنٹے میں ہم انشاء اللہ ربوہ پہنچ جائیں گے اور وہاں مرکز میں جا کر نماز کی ادائیگی ہو جائیگی اباجی نے حکیم صاحب کو یہ جواب دیکر اللہ اکبر کہا اور نماز شروع کر دی کہ آپ کو شاید یہ علم ہو گا کہ آپ نے یقیناً زندہ سلامت ربوہ تک پہنچ جانا ہے مگر مجھے تو اپنی زندگی کا کوئی اعتبار نہیں۔

اباجی یہاں ربوہ پہنچے۔ وہ وضع قطع کے اعتبار سے بہت وجیہہ انسان تھے انتہائی خوبصورت چہرہ بھاری بھرکم جسم لمبی داڑھی. اور ہاتھ میں چھڑی غرض ہزاروں کے مجمع میں ان کی شخصیت انتہائی بارعب اور پروقار ہوا کرتی تھی۔ اجتماع میں بھی ہر شخص یہی پوچھتا رہا کہ محترم کوئی پیر ہیں یا عالم دین۔ بہرحال اجتماع کے دوران ہی آپ پر احمدیت کی صداقت آشکار ہو چکی تھی۔ اجتماع کے آخری روز حضرت مولانا عبدالمالک صاحب جن کو محترم حکیم صاحب. حاجی صاحب کا سکھیکی کا نماز والا واقعہ اور مکالمہ سنا چکے تھے. نے والد صاحب سے کہا کہ مجھے حکیم صاحب نے سکھیکی والی بات بتائی ہے۔ اب یہاں قیام کے دوران جب آپ پر تمام حقیقت واضح ہو چکی ہے تو کیا اب آپ کو اپنی زندگی کا اعتبار ہے۔ والد صاحب نے فوراً کہا بیعت فارم لاؤ میں ابھی بیعت کرتا ہوں۔ چنانچہ 53 سال کی عمر میں بیعت کر کے خدا تعالیٰ کے فضل سے سلسلہ عالیہ احمدیہ میں داخل ہونے کا شرف حاصل ہوا۔

بیعت کرنے کے بعد جب واپس گاؤں پہنچے تو ابتلاء کا دور شروع ہو گیا۔ عام لوگوں کی طرف سے بائیکاٹ کے علاوہ ہماری والدہ محترمہ بھی والد صاحب کا گھر چھوڑ کر اپنے میکے چلی گئیں۔ میرے چھوٹے بھائی کی عمر اس وقت صرف دو سال تھی۔ اور اس طرح مشکلات و مصائب اور مخالفت کا ایک لمبا دور شروع ہوا۔ علاقہ کے تمام بااثر لوگوں اور علماء نے یہ کہنا شروع کر دیا کہ یوں تو حاجی صاحب بہت زیرک شریف النفس اور اللہ والے بندے تھے لیکن اب نہ جانے کیوں ان کے دماغ میں فتور آ گیا ہے جو یہ احمدی ہو گئے ہیں۔ لیکن احمدی ہونے کے بعد وہ ہر ایک موقع پر ایک سچے اور صحیح داعی الی اللہ کے طور پر اپنے فرائض ادا کرنے لگے۔ ان کی دنیا ہی بدل گئی۔ "چوہدر" ختم کر دی اور لوگوں کے فیصلوں اور معاملات میں از خود ہی دخل دینا بند کر دیا۔ لیکن پھر بھی علاقہ کے اکثر لوگ اپنے جھگڑوں کے فیصلوں کے لئے آپ ہی کی طرف رجوع کرتے۔ ایسے تمام لوگوں کو آپ یہی کہتے تھے کہ اگر آپ اب بھی مجھے اچھا سمجھتے ہو تو پھر میرے پیچھے آؤ اور سچ کو تسلیم کرتے ہوئے احمدیت قبول کر لو۔

تبصرہ کتب

# سیرت و سوانح

## سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ

مصنفہ: سیدہ نسیم سعید
زیر اہتمام: لجنہ اماء اللہ لاہور
صفحات: 276

زیر نظر کتاب سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود کی بڑی صاحبزادی حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ کی سیرت و سوانح کے پاکیزہ واقعات پر مشتمل ہے۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود کو یہ خوشخبری عطا فرمائی تھی کہ.

"تیرا گھر برکتوں سے بھرے گا اور میں اپنی نعمتیں تجھ پر پوری کروں گا اور خواتین مبارکہ جن میں سے تو بعض کو اس کے بعد پائے گا تیری نسل بہت ہوگی۔"

(تذکرہ ص 143)

حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ حضرت مسیح موعود کی اس مبشر اولاد میں شامل تھیں جن کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے بہت سی پیش خبریاں عطا کی ہوئی تھیں۔ حضرت سیدہ کی تعلیم و تربیت آپ کے مقدس باپ حضرت مسیح موعود اور حضرت خلیفۃ المسیح الاول کے ذریعے ہوئی۔ اس کتاب میں بڑی شرح و بسط کے ساتھ حضرت سیدہ کی سوانح اور ان کی پاکیزہ سیرت کا بیان ہے۔ حضرت سیدہ کی شادی حضرت نواب محمد علی خان صاحب رئیس مالیر کوٹلہ سے ہوئی جو حضرت مسیح موعود کے جاں نثار رفیق تھے اللہ کی راہ میں بے دریغ مالی قربانی کرنے والے تھے اور نواب ہو کر درویشی کا نمونہ قائم کرنے والے پاکیزہ وجود تھے۔

یہ کتاب نہایت درجہ پر لطف روحانی واقعات کا ایسا مجموعہ ہے کہ ایک دفعہ کتاب ہاتھ میں لیں تو چھوڑنے کو جی نہیں کرتا۔ فاضل مصنفہ نے بھی جو ماشاء اللہ قلم کی دھنی ہیں بھرپور محنت سے نہایت قیمتی مواد یکجا کیا اور ان موتیوں کو بڑے سلیقے سے پرو کر روحانی چمک دمک کی حامل ایک خوبصورت مالا بنا دیا ہے۔

اس کتاب کے بارہ میں چند آراء جو اس کتاب کے صفحہ نمبر 14 پر درج ہیں. ذیل میں پیش ہیں۔

محترم سید عبدالحیٔ شاہ صاحب ناظر اشاعت لکھتے ہیں۔

"ماشاء اللہ بہت محنت سے مجموعہ مرتب کیا ہے"

محترم مولانا دوست محمد شاہد صاحب مورخ احمدیت لکھتے ہیں۔

"خاکسار بہت محظوظ ہوا۔ ترتیب بھی نہایت عمدہ ہے اور معلومات بھی جامع ہیں"۔

مکرم حافظ مظفر احمد صاحب ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد تحریر فرماتے ہیں۔

"خواتین کے لئے ایسی کتاب کی حیثیت زیور یا گہنے کی سی ہے۔ اللہ آپ کو جزا دے"۔

یہ کتاب نہایت اعلیٰ درجہ کے سفید کاغذ پر چھپی ہے طباعت کا معیار ایسا اعلیٰ ہے کہ ہر صفحے پر نظر رک جاتی ہے اس کے لئے طارق و خالد پانی پتی برادران شکریہ و تحسین کے مستحق ہیں۔

جزاھم اللہ احسن الجزاء

(ی۔ س۔ ش)

**سیسہ**

سیسہ ایک بھاری خاکستری کچی دھات گلینا Galena نامی دھات سے حاصل ہوتا ہے۔ یہ سویڈن' جرمنی' کلوریڈو' چیکوسلواکیہ' یوگوسلاویہ اور روس میں ملتا ہے۔ سیسہ کچی دھات کو چونے اور بعض کیمیاوی اشیاء کے ہمراہ بڑی بڑی بھٹیوں میں بھوننے سے حاصل ہوتا ہے۔ یہ بھاری اور ملائم ہوتا ہے اور رنگ میں چاندی کی طرح سفید ہوتا ہے۔ معمولی درجہ حرارت پر آسانی سے ڈھل جانے' اپنے وزن اور زنگ آلود نہ ہونے کی وجہ سے سیسہ نلوں' چھت ڈالنے کے سامان' پانی کی ٹینکیوں' ایکس رے X-RAY کے سامان' کیمیاوی کاموں کے لئے تبخیری کڑاہیوں اور جوڑنے والی چادروں کی تیاری میں بھی استعمال ہوتا ہے۔ بندوق اور پستول کی گولیاں بھی سیسے سے بنتی ہیں۔

# اطلاعات و اعلانات

## نکاح

○ محترمہ سرور عبدالمالک صاحبہ بیگم محترم مولانا عبدالمالک خان صاحب مرحوم ناظر اصلاح وارشاد تحریر فرماتی ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے از راہ شفقت مورخہ یکم اگست 2000ء کو بیت الفضل لندن میں خاکسار کی نواسی عزیزہ ندرت عائشہ صاحبہ جو محترمہ ڈاکٹر نصرت جہاں صاحبہ کی صاحبزادی ہیں کے نکاح کا اعلان عزیز مقبول احمد مبشر صاحب ابن محترم چوہدری مجید احمد صاحب صدر محلہ دارالرحمت وسطی ربوہ کے ہمراہ مبلغ ڈیڑھ لاکھ روپے حق مہر پر فرمایا اور اجتماعی دعا بھی کروائی۔

عزیزہ ندرت عائشہ صاحبہ حضرت مولانا ذوالفقار علی خان صاحب گوہر کی پڑپوتی اور عزیز مقبول احمد مبشر صاحب حضرت مولانا قدرت اللہ صاحب سنوری کے پڑنواسے ہیں۔ اس رشتہ کے دینی و دنیوی ہر لحاظ سے بابرکت ہونے کے لئے دعاؤں کی درخواست ہے۔

●●●●●●●●●●●●

## ولادت

○ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مکرم رفیق احمد صاحب ریحان ساکن جرمنی ابن مکرم حکیم نذیر احمد ریحان صاحب مربی سلسلہ کو مورخہ 24-12-2000ء دوسرے بیٹے سے نوازا ہے۔ بچے کا نام "انیب احمد" تجویز ہوا ہے۔ احباب سے نومولود کے نیک خادم دین اور دراز عمر والا ہونے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

●●●●●●●●●●●●

## نکاح و تقریب رخصتانہ

○ مکرم راشد احمد صاحب وڑائچ ابن مکرم خادم حسین صاحب وڑائچ چک 35 جنوبی سرگودھا حال سوئٹزر لینڈ کا نکاح ہمراہ عزیزہ بشریٰ انجم صاحبہ بنت مکرم عاشق حسین وڑائچ صاحب چک نمبر 35 جنوبی سرگودھا حال دارالصدر ربوہ محترم مولانا سلطان محمود انور صاحب ناظر خدمت درویشاں نے مورخہ 23 دسمبر 2000ء کو بعد نماز ظہر بیت محمود بحق مہر اکیس ہزار سوس فرانک پڑھا۔ مورخہ 30- دسمبر 2000ء کو سوئٹزر لینڈ میں تقریب رخصتانہ منعقد ہوئی اور اگلے روز دعوت ولیمہ کا اہتمام کیا گیا۔ مکرم خادم حسین وڑائچ صاحب اور مکرم عاشق حسین وڑائچ صاحب دونوں سگے بھائی ہیں۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے یہ رشتہ جانبین کے لئے بہت مبارک اور مثمر بثمرات حسنہ بنائے۔

●●●●●●●●●●●●

## نکاح

○ عزیزہ رضوانہ خورشید صاحبہ بنت مکرم محمد خورشید قریشی صاحب سیکرٹری مال جماعت احمدیہ اٹک شہر کا نکاح ہمراہ عزیز مکرم سلمان امین صاحب ابن مکرم امین الدین اختر صاحب دارالخیر دارالرحمت وسطی ربوہ بعوض دس ہزار کینیڈین ڈالرز مکرم میر عبدالرشید صاحب تبسم مربی سلسلہ احمدیہ نے مورخہ 24-11-2000ء بیت الحمد اٹک شہر میں پڑھا۔

مکرم محمد خورشید قریشی صاحب کے دادا مکرم میاں جان محمد صاحب حضرت اقدس مسیح موعود کے رفیق تھے۔ احباب دعا کریں اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو جانبین کے لئے بے حد بابرکت فرمائے اور مثمر بثمرات حسنہ بنائے۔ آمین

☆☆☆☆☆☆

## اعلان داخلہ برائے پریپ کلاس

○ نصرت جہاں اکیڈمی پرائمری سیکشن سال 2001ء کے لئے پریپ کلاس کے داخلہ ٹیسٹ مورخہ 3-3-2000ء بروز ہفتہ بوقت صبح 8 بجے تا 1 بجے تک ہوں گے انشاء اللہ

سلیبس و داخلہ فارم نصرت جہاں اکیڈمی کے فیس آفس سے دفتری اوقات میں حاصل کریں۔ داخلہ فارم کے ساتھ تصدیق شدہ برتھ سرٹیفکیٹ کی نقل لف کریں۔ اس کے بغیر داخلہ فارم وصول نہیں کیا جائے گا۔ مورخہ 1-4-2001ء تک پریپ کلاس میں داخلہ کے لئے بچے کی عمر ساڑھے چار سال سے ساڑھے پانچ سال تک ہونی چاہئے۔

داخلہ فارم جمع کروانے کی آخری 21 فروری 2001ء بروز بدھ ہے۔

فارم پر کرکے پرائمری سیکشن کے کلرک آفس میں جمع کروایا جائے مقررہ تاریخ کے بعد داخلہ فارم ہرگز وصول نہیں کیا جائے گا۔

(پرنسپل نصرت جہاں اکیڈمی۔ ربوہ)

☆☆☆☆☆☆

## ولادت

○ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مکرم صداقت احمد بھٹی صاحب مربی سلسلہ عنایت پور بھٹیاں ضلع جھنگ ولد محمد خان نمبردار کلسیاں بھٹیاں تحصیل صفدر آباد ضلع شیخوپورہ کو مورخہ 4۔ جنوری 2001ء بروز جمعرات پہلی بیٹی سے نوازا ہے۔ نومولودہ وقف نو کی بابرکت تحریک میں شامل ہے۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے از راہ شفقت نومولودہ کا نام "ناصرہ صداقت" عطا فرمایا ہے۔

احباب جماعت کی خدمت میں نومولودہ کی درازی عمر، سعادت مند خادمہ دین اور والدین کے لئے قرۃ العین بننے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

●●●●●●●●●●

## درخواست دعا

○ مکرم چوہدری انس احمد مبشر صاحب سیکرٹری اصلاح و ارشاد جہلم شہر تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کی بھانجی عزیزہ عائشہ ظفر صاحبہ بنت مکرم ظفر احمد ظفر صاحب کھاریاں حال گرین لینڈ امریکہ اپنے گھر کے قریب پیدل ہی جا رہی تھیں۔ پیچھے سے کار نے ایکسیڈنٹ کیا جس کے نتیجہ میں دونوں ٹانگیں فریکچر ہو گئی ہیں۔ اب آپریشن کرنا زیر غور ہے۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے۔ اللہ تعالیٰ عزیزہ کو صحت کاملہ سے نوازے اور ہر قسم کی پیچیدگیوں سے محفوظ رکھے۔

○ مکرم نصیر احمد صاحب انسپکٹر مال آمد کی والدہ محترمہ بعارضہ بلڈ پریشر و شوگر بیمار ہیں اور فضل عمر ہسپتال میں داخل ہیں۔ احباب سے درخواست دعا ہے۔

☆☆☆☆☆☆

## مکرم ڈاکٹر عبدالرحمان صدیقی صاحب کے حالات زندگی

خاکسار اپنے مرحوم والد محترم ڈاکٹر عبدالرحمان صدیقی صاحب آف میر پور خاص کے حالات زندگی پر کتاب تحریر کر رہا ہے۔ جن دوستوں کو آپ کے حالات 'واقعات' یاد ہوں تو براہ مہربانی خاکسار کو بھجوا دیں۔ اگر تصاویر بھی ہوں تو وہ بھی بھجوا دیں۔ تصاویر واپس کر دی جائیں گی۔

خاکسار عبدالمنان صدیقی امیر جماعت احمدیہ ضلع میر پور
پوسٹ بکس نمبر 2
فضل عمر میڈیکل سٹور سینٹر
ڈھولن آباد میر پور خاص سندھ

☆☆☆☆

## سانحہ ارتحال

○ مکرم عزیز بدر محمود اظہر صاحب ابن مکرم ملک گل شیر خان صاحب سیکرٹری اصلاح وارشاد وامور عامہ فیکٹری ایریا ربوہ 21 دسمبر 2000ء بروز جمعرات بوقت افطار اچانک وفات پا گئے۔ دوسرے روز 25 رمضان المبارک بروز جمعہ بعد از نماز عصر بیت مہدی میں مکرم مولانا صدیق احمد منور صاحب مربی سلسلہ نے نماز جنازہ پڑھائی۔ تدفین عام قبرستان میں ہوئی۔ قبر تیار ہونے پر مکرم حافظ منور احمد احسان صاحب استاد مدرسۃ الحفظ نے دعا کرائی۔

دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ عزیز کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور لواحقین کو صبر جمیل سے نوازے۔ آمین

☆☆☆☆☆☆

## اعلان دارالقضاء

○ (مکرم ملک محمد یوسف صاحب بابت ترکہ محترمہ غلام عائشہ صاحبہ)

مکرم ملک محمد یوسف صاحب ابن مکرم صوبیدار ملک نور محمد صاحب ساکن مکان نمبر 21/8 دارالیمن وسطی نے درخواست دی ہے کہ میری ہمشیرہ محترمہ غلام عائشہ صاحبہ (اہلیہ مکرم ملک بشیر احمد صاحب ولد کلہ صاحب ساکن چک نمبر L-4/38 ضلع اوکاڑہ) بقضائے الٰہی وفات پا گئی ہیں۔ قطعہ نمبر 2/8-1 دارالیمن رقبہ چار کنال میں سے ان کا حصہ 1 کنال 5 مرلہ ہے۔ ان کی کوئی اولاد نہ ہے۔ میرے اور ان کے خاوند کے علاوہ کوئی اور ان کا وارث نہ ہے۔ مکرم ملک بشیر احمد صاحب کو میرے نام یہ حصہ منتقل کئے جانے پر کوئی اعتراض نہ ہے۔

بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے کہ اگر کسی وارث یا غیر وارث کو اس انتقال پر کوئی اعتراض ہو تو تیس یوم کے اندر اندر دارالقضاء ربوہ میں اطلاع دیں۔

(ناظم دارالقضاء۔ ربوہ)

## گمشدہ پرس

○ کسی دوست کا ایک پرس جس میں کچھ نقدی اور دو شناختی کارڈ تھے کہیں گر گیا ہے۔ اگر کسی صاحب کو ملے تو براہ کرم دفتر صدر عمومی میں جمع کروا دے۔

(صدر عمومی لوکل انجمن احمدیہ۔ ربوہ)

ARSHAD CAR A.C
& Auto Electric Service
Car Air-Conditioning fitting & service fuel & temperature guages specialist
FriendsAuto Market, 27/1, Link Jail Road, Lahore Tel. 7574148
IRSHAD AHMED ARSHAD

# ملکی خبریں
ملکی ذرائع ابلاغ سے

ربوہ: 9 جنوری گزشتہ چوبیس گھنٹوں میں کم از کم درجہ حرارت 11 زیادہ سے زیادہ 21 درجے سنٹی گریڈ

☆ بدھ 10 جنوری - غروب آفتاب: 5.24

☆ جمعرات 11 جنوری - طلوع فجر: 5-41

☆ جمعرات 11 جنوری - طلوع آفتاب: 7.07

## پاکستان اور شام میں چھ معاہدے

پاکستان اور شام نے دوستانہ تعلقات کو مزید مستحکم کرنے کے لئے صنعت وتجارت، اقتصادیات اور سائنس اینڈ ٹیکنالوجی کے شعبوں میں 6 معاہدوں پر دستخط کئے ہیں۔ چیف ایگزیکٹو اور شام کے وزیر اعظم محمد مصطفیٰ میرو نے معاہدے پر دستخط کئے۔ معاہدوں کے مطابق دونوں ممالک زرعی، ثقافتی، سائنس اینڈ ٹیکنالوجی اور صنعت و تجارت کے میدان میں تعاون کریں گے۔

## بجلی مہنگی ہوگی - چیئرمین واپڈا

چیئرمین واپڈا لیفٹیننٹ جنرل ذوالفقار علی خان نے کہا ہے کہ واپڈا کو اس وقت 30-ارب روپے کے خسارے کا سامنا ہے لہٰذا بجلی کے نرخوں میں اضافہ ناگزیر ہے۔ تاہم اگر حکومت واپڈا کو سہولیات و وسائل مہیا کرے تو بجلی کے نرخ کم بڑھیں گے۔

## کرائے بڑھائیں گے - وزیر ریلوے

وفاقی وزیر مواصلات وریلوے لیفٹیننٹ جنرل (ر) جاوید اشرف قاضی نے کہا ہے کہ ڈیزل کی قیمتوں میں اضافہ سے ریلوے پر بوجھ بڑھ گیا ہے۔ ریلوے کے کرایوں میں اضافہ کئے بغیر چارہ کار نہیں تاہم وزارت ریلوے آئندہ مارچ تک ڈیزل کی قیمتوں میں اتار چڑھاؤ کا جائزہ لے کر کرایوں میں اضافہ کرے گی۔

## بھارت مثبت جواب دے - چیف ایگزیکٹو

چیف ایگزیکٹو نے اس توقع کا اظہار کیا ہے کہ بھارت مسئلہ کشمیر اور دوسرے باہمی مسائل کے تصفیہ کے لئے بامقصد بات چیت شروع کرنے کی غرض سے پاکستان کی بار بار کی پیشکش کا جلد ہی مثبت جواب دے گا۔ شام کے صدر بشیر الاسد کی جانب سے اپنے اعزاز میں دی گئی ضیافت سے خطاب کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ کنٹرول لائن پر زیادہ سے زیادہ صبر وتحمل سے کام لینے اور کنٹرول لائن سے فوجی دستوں کو نکالنے کے ہمارے حالیہ فیصلوں کا مقصد تنازعہ کشمیر کے پرامن تصفیہ کے سلسلہ میں مذاکرات کی بحالی کے لئے سازگار فضا پیدا کرنا ہے۔

## اینٹی ٹینک بکتر شکن گائیڈڈ میزائل کی تیاری

پاکستان نے اینٹی ٹینک بکتر شکن گائیڈڈ میزائل تیار کر لیا ہے جو رواں برس پاک فوج کے حوالے کر دیا جائے گا۔ یہ میزائل اندھیرے میں اپنے ہدف کو نشانہ بنانے کی صلاحیت رکھتا ہے۔ یہ ہتھیار بہتر وار ہیڈ سے لیس ہوگا اور یہ مقامی سطح پر تیار کئے جانے والے چینی ریڈ وائٹ کی کاپی ہے۔ اس کی زیادہ سے زیادہ رینج 6 ہزار میٹر اور کم سے کم 100 میٹر ہے وزن 11.2 کلوگرام ہے یہ جدید میزائل 800 میٹر موٹی روایتی سٹیل شیٹ کو پھاڑنے کی صلاحیت رکھتا ہے۔

## اکیلی فوج مسائل حل نہیں کر سکتی - نیشنل عوامی

نیشنل عوامی پارٹی کے سربراہ معطل سینیٹر اجمل خٹک نے کہا ہے کہ کالا باغ ڈیم کے مسئلہ کو مخصوص مقاصد کے تحت اشتعال انگیز بنایا گیا۔

## الفضل کی قیمت میں اندرون پاکستان / بیرون پاکستان اضافہ

قارئین الفضل کو مطلع کیا جاتا ہے کہ روزنامہ الفضل ربوہ کی قیمت میں یکم جنوری 2001ء سے فی پرچہ 50 پیسے اضافہ کر دیا گیا ہے سابقہ قیمت 5 سال قبل طے کی گئی تھی اس عرصے میں کاغذ طباعت۔ ڈاک اور دیگر ہر شعبے میں قیمتوں میں غیر معمولی اضافہ ہو چکا ہے۔ تاہم قارئین کو زیر بار ہونے سے بچانے کے لئے بہت معمولی اضافہ تجویز کیا گیا ہے۔ امید ہے کہ احباب کرام حسب معمول اپنے دینی اخبار سے تعاون کرتے رہیں گے۔ نئے نرخ حسب ذیل ہیں۔

### شرح چندہ سالانہ الفضل

اندرون ملک روزانہ -/900 روپے خطبہ نمبر -/200 روپے

| | |
|---|---|
| گلف - ایشیا - مڈل ایسٹ / فار ایسٹ - افریقہ - یورپ | روزانہ -/4500 روپے پیکٹ ہفتہ وار -/3800 روپے خطبہ نمبر -/1000 روپے |
| یو ایس اے - پیسفک - فجی / ساؤتھ امریکہ - آسٹریلیا | روزانہ -/6500 روپے پیکٹ ہفتہ وار -/5000 روپے خطبہ نمبر -/1500 روپے |
| ایران - ترکی | روزانہ -/3500 روپے پیکٹ ہفتہ وار -/2500 روپے خطبہ نمبر -/700 روپے |
| انڈونیشیا | روزانہ -/4000 روپے پیکٹ ہفتہ وار -/3500 روپے خطبہ نمبر -/800 روپے |
| بنگلہ دیش | روزانہ -/3700 روپے پیکٹ ہفتہ وار -/3000 روپے خطبہ نمبر -/800 روپے |

(مینیجر روزنامہ الفضل - ربوہ)

آپ کے بالوں کا دوست
FB PROTECTION-H
ہیئر کیئر ٹانک
رابطہ - 04524-212750 - جنرل سٹورز

موٹاپے کی دشمن FB فائٹو لائیکابیری
ہومیوپیتھک سٹورز پر دستیاب ہے

اعلان
ایک باموقع مکان اور ایک باموقع دکان بمعہ فرنیچر واقع رحمت بازار کرایہ کے لئے خالی ہے۔
27/17 دار الرحمت وسطی ربوہ
فون نمبر 211171 پر رابطہ کریں

نیشنل الیکٹرونکس
ڈیلر: ریفریجریٹر - ڈی فریزرز - ائرکنڈیشنز واشنگ مشین - ٹیلی ویژن
فون 7223228-7357309
1- لنک میکلوڈ روڈ، جودھا مل بلڈنگ (پٹیالہ گراؤنڈ) لاہور

خدا تعالیٰ کے فضل اور رحم کے ساتھ
ہمارا شعار - خدمت - دیانت -
مرکز احمدیت ربوہ بابرکت شہر اور ماحول ربوہ میں
☆ مکانات ☆ پلاٹ ☆ دوکانیں و دیگر سکنی وزرعی اراضی کی خرید و فروخت کے لئے آپ کا بہترین انتخاب
چوہدری اسٹیٹ ایجنسی
10- کمیٹی مارکیٹ اقصیٰ روڈ ربوہ
فون دوکان 212508 رہائش 212601

بقیہ صفحہ 1

بنتے چلے جاتے ہیں اور یہ وہ سلسلے کی اہم ضرورت ہے جسے ہمیں پورا کرنا چاہئے۔

اس وقت کثرت کے ساتھ خدا کی راہ میں تقویٰ شعار خرچ کرنے والے چاہئیں جن کو اللہ کی "تقدیر برکت دے"، جن کے اپنے اموال میں بھی برکت پڑے لیکن ان کے ساتھیوں میں بھی برکت پڑے اور ان کے نیک اعمال میں برکت پڑے۔ اس طرح جماعت کو ہر قسم کے خدمتگار مہیا ہونے شروع ہو جائیں اور ایسا ہو رہا ہے۔ میں چاہتا ہوں کہ اور بھی ہو(-)

دوسرا کہتا ہے اے اللہ روک رکھنے والے کنجوس کو ہلاکت دے۔ اس کا مال و متاع برباد کر۔ اب یہ دعا تو عام دنیادار روک رکھنے والے کے حق میں کبھی بھی نہیں ہوتی۔ بالکل ظاہر ہے کہ جو خدا کے بندے بنے ہوئے ہیں جن کا فرض تھا کہ خدا کی راہ میں کھل کر خرچ کریں وہ اگر خسیس ہوں اور خرچ کرنے کی توفیق نہ ہو تو یاد رکھیں فرشتوں کی بددعا ان پر پڑتی ہے اور فرشتہ عرض کرتا ہے اس کو ہلاکت دے اور اس کے مال و متاع کو برباد کر۔ اب ایسے مال و متاع برباد ہوتے ہوئے بھی ہم نے کئی طرح دیکھے ہیں۔ میرے علم میں ایسے لوگ ہیں جن کی تفصیل میں جانے کا کوئی سوال ہی نہیں پیدا ہوتا، ان کا نام بتانے کا کوئی سوال نہیں پیدا ہوتا، لیکن ایک کیٹیگری (Catagory) ہے، ایک کلاس ہے، ایک قسم کے لوگ ہیں جنہیں لوگ اپنے گردوپیش میں دیکھ سکتے ہیں۔ ایسے لوگ ہیں جنہوں نے بہت کمائیاں کرکے بہت جوڑا اور پھر خیال آیا کہ اس کو تجارت میں لگالیں اور اکثر صورتوں میں ساری تجارتیں برباد ہوئیں جو کچھ جمع شدہ پونجی تھی وہ ہاتھ سے جاتی رہی اور کچھ بھی ہاتھ نہ آیا۔ سو فرشتوں کی یہ دعا بے معنی نہیں ہے۔ وہ کہتے ہیں اس کو ہلاکت دے اور اس کا مال و متاع برباد کر۔ تو اس روک رکھنے کا کیا فائدہ جو کسی کام بھی نہ آئے۔

(از خطبہ 26- جون 1998ء)

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

ضرورت ہے
گھریلو خدمات کے لئے میاں بیوی کی ضرورت ہے۔
خواہشمند احباب دفتر الفضل سے رابطہ کریں

CPL No. 61